

## 228025- سجدوں کی تعداد میں شک گزرا، اور پھر سجدہ سو لا علمی کی وجہ سے نہیں کیا تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

### سوال

ایک نمازی کو اپنے سجدوں کی تعداد پر شک گزرا اور پھر شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے یقین کو بنیاد بنا یا اور ایک سجدہ زیادہ کیا، پھر یہ سمجھتے ہوئے کہ اس پر سجدہ سو نہیں ہے اس لئے سلام کے بعد سجدہ سو بھی نہیں کیا، تو کیا اس کی نماز صحیح ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول:

جس شخص کو نماز کے سجدوں کے بارے میں شک گزرا کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے یادو سجدے؟ تو پھر وہ یقینی بات پر اعتماد کریگا اور وہ کم تعداد ہے، چنانچہ ایک سجدہ شمار کر کے دوسرے سجدہ کرے، اور پھر افضل پر عمل کرتے ہوئے سلام سے قبل سجدہ سو کرے، یہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا پسندیدہ قول ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر آپ کو نماز میں شک گزرا کے تو وہ سجدہ کرے اور یقین کو بنیاد بنا لے، چنانچہ اگر اسے شک ہو کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے یادو؟ تو وہ دوسرے سجدہ کرے چاہے یہ شک پہلی، دوسری، تیسرا یا چوتھی رکعت میں واقع ہو، اور پھر سلام سے پہلے سجدہ سو کر لے، اور اگر سلام کے بعد بھی سجدہ سو کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن سلام سے پہلے افضل ہے۔"

انہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (30/11)

کچھ اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر رکن چھوٹ جانے کے بارے میں شک ہو جیسے کہ نماز کی رکعات ہیں تو پھر کم یا زیادہ کسی بھی تعداد پر احتمال یقین کی حد تک نہ پہنچے تو پھر کم ترین تعداد کو یقینی مانیں گے، چنانچہ اس صورت میں سلام سے پہلے سجدہ سو کیا جائے گا۔

اور اگر کم یا زیادہ کسی بھی تعداد کے بارے میں یقین حاصل ہو جائے تو اسی کو بنیاد بنا یا جائے گا اور سجدہ سو سلام کے بعد ہو گا۔

مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مصنف کی بات: "رکن رہ جانے کے بارے میں شک کا حکم چھوٹ جانے والا ہی ہے" یہی [عملی] مذہب ہے، اور اکثر [عملی فقہاء کرام] اسی کے قائل ہیں، بلکہ بہت سے فضلا نے اسی کا قطعی فیصلہ دیا ہے۔"

یہ بھی کہا گیا ہے کہ: قیاس کی وجہ سے رکن کی ادائیگی میں شک رکعت کی ادائیگی میں شک کی طرح ہے، اس لیے یقینی بات تلاش کرے اور پھر ظن غالب کے مطابق عمل کرے "انہی" "الانصاف" (2/150)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مصنف کی بات: "رکن رہ جانے کے بارے میں شک کا حکم چھوٹ جانے والا ہی ہے" یعنی اگر کسی شخص کو یہ شک لائق ہو اکہ اس نے رکن ادا کیا ہے یا نہیں؟ تو پھر اس کا حکم چھوڑنے والا ہی ہو گا۔"

اس کی مثال یہ ہے کہ: ایک شخص دوسری رکعت میں کھڑا ہو گیا؛ اور شک میں پڑ گیا کہ کیا اس نے ایک سجدہ کیا تھا یا دو؟۔۔۔  
تو ایسی صورت میں شک کا حکم رکن چھوٹ جانے کا حکم ہی ہو گا؛ کیونکہ "عدم الفعل" اصل ہے۔

جب یہ شک پیدا ہو کہ اس نے رکن ادا کیا ہے یا نہیں؟ لیکن غالب گمان یہی رہے کہ اس نے ادا کیا ہے؛ تو راجح موقف کے مطابق غالب گمان کے مطابق ہی حکم گلے گا، یعنی اسے حکما رکن کی ادا نیگی کرنے والا سمجھا جائے گا، چنانچہ وہ دوبارہ رکن ادا نہ کرے؛ کیونکہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اگر کوئی شخص رکعت کی تعداد میں شک کرے تو وہ ظن غالب کو بنیاد بناتے گا، تاہم اسے سلام کے بعد سجدہ سو کرنا ہو گا" انتہی  
"الشرح المتع" (3/384)

دوم:

اہل علم نے صراحت کیسا تجھیں کیا ہے کہ جس شخص نے بھول کر سجدہ سو بھی ترک کر دیا تو فاصلہ زیادہ نہ ہونے کی صورت میں سجدہ سو کر لے، اور اگر فاصلہ زیادہ ہو گیا تو پھر سجدہ سو ساقط ہو جائے گا، اور اس کی نماز صحیح ہو گی۔

بھوتی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"اگر سلام کرنے سے پہلے سجدہ سو کرنا بھول جائے تو وجہی طور پر سجدہ سو کی قضاۓ اگر سجدہ واجب عمل کے ترک کرنے پر لازم ہوا ہو] اگر اس کے بعد کی نماز شروع کر لی تو پھر یہ نماز مکمل کر کے سجدہ سو کرے؛ بشرطیکہ وقہنہ کم ہو، وضویتی ہو، اور مسجد سے باہر نہ نکلا ہو، لیکن اگر عرف کے مطابق وقہنہ زیادہ ہو، یا وضو ٹوٹ جائے، یا مسجد سے باہر نکل جائے تو پھر سجدہ سو کی قضاۓ دے گا؛ کیونکہ سجدہ سو فوت ہو گیا ہے، تاہم اس کی نماز صحیح ہو گی؛ جیسے کہ دیگر واجبات بھول جانے پر نماز صحیح ہوتی ہے" انتہی  
"شرح منقى الإرادات" (1/235)

اور جاہل کا حکم بھی بھول جانے والے کی طرح ہوتا ہے۔

دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ - دوسرائیش - (6/10) میں ہے کہ :

"اگر سجدہ سو عمد اترک کرے تو پھر نماز باطل ہو جائے گی اور اسے نماز دوبارہ ادا کرنی ہو گی، تاہم اگر سجدہ سو بھول کر یا لامعی کی وجہ سے نہ کرے تو وہ دوبارہ نماز نہیں پڑھے گا، اس کی نماز صحیح ہے" انتہی

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا :

"اگر نماز میں کوئی رکعت کم یا زیادہ ہو جائے اور سجدہ سو بھی نہ کرے تو کیا اس طرح نماز باطل ہو جائے گی؟"

تو انہوں نے جواب دیا :

"اس بارے میں قدرے تفصیل ہے :

اگر اس شخص نے جان بوجھ کر سجدہ سو ترک کیا اور اسے شرعی حکم کا علم بھی تھا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

تاہم اگر شرعی حکم کے بارے میں جاہل تھا یا بھول گیا تو پھر اس کی نماز باطل نہیں ہو گی بلکہ اس کی نماز درست ہے۔۔۔ انتہی

"فتاویٰ نور علی الدرب" از: ابن باز

والله اعلم.